S_1997_3_162_171

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

موہن دت شرما

بنام۔

چیف جسٹس، پنجاب اور ہریانہ

عدالت عالیہ

30 جولائی 1997

سجاتا۔وی۔منوہر اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

سروس کا قانون: پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ (سروس کے شرائط) کے قواعد: قواعد 8,12 اور 24: ترقی -سنیارٹی کم میرٹ کی بنیاد پر انتخاب سوائے اس کے کہ جہاں مسابقتی امتحان مقرر کیا گیا ہو-باری سے بلاتر کسی خاص طور پر بنائے گئے عہدے پر ترقی۔

قاعدہ 30 -سنیارٹی-عہدوں کے ہر کیڈر کے لیے الگ سے طے کیا جائے گا۔

قاعدہ 38 چیف جسٹس کا غیر ضروری مشکلات سے بچنے کے لیے کسی بھی قاعدے میں نرمی کرنے کا اختیار-شرائط کا نفاذ- چاہے وہ عدالت عالیہ کے قواعد کی خلاف ورزی ہو-منعقد کیا گیا، باری سے بلاتر ترقی کے پیش نظر نچلے کیڈر میں دوسرے افسران کی سنیارٹی کی حفاظت کرنے والی شرط کا نفاذ غیر منصفانہ اور غیر معقول نہیں سمجھا جاسکتا۔

اپیل کنندہ نے 1966 میں کلرک کے طور پر پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ میں شمولیت اختیار کی۔1973 میں انہیں اسسٹنٹ اور 1979 میں سینئر اسسٹنٹ کے طور پر ترقی دی گئی۔1978 میں عدالت عالیہ نے ایک اندرونی آڈٹ سیل قائم کیا۔اپیل کنندہ اندرونی آڈٹ سیل میں کام کرتا تھا۔عدالت عالیہ میں کوئی اہل عملہ نہیں تھا جس نے اکاؤنٹس سروسز کا امتحان پاس کیا ہو۔1981 میں، اپیل کنندہ ایس اے ایس امتحان میں قامیابی حاصل کرنے والا پہلا اہلکار تھا۔اپیل کنندہ نے چیف جسٹس سے استدعا کی کہ اس کی اہلیت اور تجربے کے پیش نظر اسے اکاؤنٹس کا آڈٹ کرنے کے مقصد سے سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا جائے۔ایک دفتری حکم کے ذریعے اپیل کنندہ کو عدالت عالیہ کی خصوصی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک نئے بنائے گئے عہدے پر، ایک خصوصی مقدمہ کے طور پر، 3.2.1982 کے اثر سے باضابطہ سپرنٹنڈنٹ

گریڈ-II کے طور پر اس شرط کے ساتھ مقرر کیا گیا تھا کہ اس کی ترقی پر وہ ان لوگوں سے سینئر نہیں سمجھا جائے گا جو بصورت دیگر عام زمرے میں اس سے سینئر ہیں۔ مئی 1982 میں اپیل کنندہ نے مزید نمائندگی کی کہ اس کے کام اور ذمہ داریوں کی نوعیت کے پیش نظر اسے سپرنٹنڈنٹ گریڈ I کے عہدے پر ترقی دی جانی چاہیے۔ اپیل کنندہ کو اسی طرح کی شرط کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ گریڈ I کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ 1987 میں اپیل کنندہ نے ایک نمائندگی کی جس میں شرائط کو معاف کرنے اور اسے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر اس کی تقرری کی تاریخ سے اور اس کی ترقی پر گریڈ-I کے طور پر سنیارٹی دی جائے، جسے مسترد کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے ایک عرضی درخواست دائر کی جسے بھی مسترد کر دیا گیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1. اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بہت ہی خاص حالات میں تھا کہ اپیل کنندہ کو دو ترقیاں دی گئیں، جو اسے دوسری صورت میں نہیں ملتی۔ اس کے ساتھ ہی، اگر چیف جسٹس اس باری سے بلا ترتی کے پیش نظر نچلے کیڈر میں دوسرے افسران کی سنیارٹی کے تحفظ کے لیے کوئی شرط عائد کرنا مناسب سمجھتے ہیں، تو اس شرط کو غیر منصفانہ اور غیر معقول نہیں سمجھا جا سکتا۔ (168-ای-جی)

2. اس وقت جب اپیل کنندہ کو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر ترقی دی گئی تھی، اپیل کنندہ معاونین کی سنیارٹی لسٹ میں 95 ویں نمبر پر تھا۔ لہذا، یہ شرط کہ اس کی ترقی پر، وہ ان عہدیداروں سے سینئر نہیں سمجھا جائے گا جو بصورت دیگر "عام سنیارٹی" میں اس سے سینئر ہیں، ان تمام عہدیداروں کے لیے قابل ذکر ہوگا جو سنیارٹی کی فہرست میں اپیل کنندہ سے سینئر تھے۔ یہ معاونین، جب بھی سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر ترقی پائیں گے، اپیل کنندہ سے اوپر ہوں گے حالانکہ اپیل کنندہ کو ان سے پہلے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔ ظاہر ہے، شرائط اس وقت تک کام کریں گی جب تک اپیل کنندہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں رہے گا۔ (168-جی-ایچ؛ 169-اے-بی)

3. ہر قدم پر لگائی گئی شرط میں مذکور عمومی سنیارٹی کیڈر میں عمومی سنیارٹی ہے جو زیر بحث عہدے پر ترقی دی جاتی ہے۔ اس طرح لگائی گئی شرط کو انتخاب کے اصول کو لاگو کر کے عام کورس میں اپیل کنندہ کی مستقبل کی تمام ترقیوں کے سلسلے میں ہر وقت جاری رہنے کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس طرح کی تشریح شرط کو مشکل بنا دے گی اور پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ (سروس کی شرائط) رولز کے قاعدہ 38 کے ذریعے دیے گئے اختیارات سے بھی باہر کر دے گی۔ (169-ایچ؛ 170-ڈی-ای)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1988 کی دیوانی اپیل نمبر 451۔

1987 کے سی ڈبلیو پی نمبر 5932 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 10.12.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

آر۔کے۔دھون، این۔ڈی۔گرگ کے لیے، اپیل کنندہ کے لیے

گوراب بنرجی، ایس۔پی۔شرما کے لیے، جواب دہندہ کے لیے

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

محترمہ سجاتا۔وی۔منوہر، جسٹس۔اپیل کنندہ نے سال 1966 میں کلرک کی حیثیت سے پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کی خدمات میں شمولیت اختیار کی۔1973 میں انہیں اسسٹنٹ کے طور پر ترقی دی گئی۔1979 سے وہ اسسٹنٹ کے کیڈر میں سینئر اسسٹنٹ تھے۔سینئر اسسٹنٹ کے طور پر وہ زیادہ تنخواہ کے حقدار تھے۔1978 میں یا اس کے آس پاس، ماتحت عدالت عالیان میں فنڈز کی نادہندگی سے متعلق مقدمات کے عدالت عالیہ کے نوٹس میں آنے کی وجہ سے، چیف جسٹس اور عدالت عالیہ کے دیگر ججوں نے فیصلہ کیا کہ ماتحت عدالت عالیان کا آڈٹ کرنے کے لیے عدالت عالیہ کے قیام پر ایک ایجنسی تشکیل دی جائے۔اکاؤنٹنٹ جنرل کا دفتر عدالت عالیہ کے لیے یہ کام کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔لہذا یہ فیصلہ کیا گیا کہ عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ ماتحت عدالت عالیان میں آڈٹ کا کام عدالت عالیہ کے ذریعے محکمہ جاتی طور پر کچھ تجربہ کار یا مناسب طور پر اہل افسران کو کام کے انچارج کے طور پر تعینات کیا جائے۔عدالت عالیہ میں کوئی اہل عملہ نہیں تھا جس نے اکاؤنٹس سروسز کا امتحان پاس کیا ہو۔اس لیے اس نے 1978 میں ایک اندرونی آڈٹ سیل قائم کیا جس میں پھر دو سپرنٹنڈنٹ گریڈ II، دو اسسٹنٹ اور ایک کلرک شامل تھے۔اپیل کنندہ نے داخلی آڈٹ سیل کے آغاز سے ہی اس میں کام کیا۔

مئی 1981 میں اپیل کنندہ نے ہریانہ حکومت کے محکمہ خزانہ کے زیر اہتمام ماتحت اکاؤنٹس سروسز (ایس اے ایس) کا امتحان پاس کیا۔اپیل کنندہ کے مطابق ایس اے ایس امتحان میں کوالیفائی کرنے والے افسران کو عام طور پر مرکزی حکومت میں سیکشن افسران اور ریاستی حکومتوں میں سینئر آڈیٹرز کے طور پر تعینات کیا جاتا ہے۔ان کی ترقی کا اگلا ذریعہ اکاؤنٹس آفیسر کا عہدہ ہے۔ایس اے ایس امتحان میں کامیاب شدہ کرنے پر اپیل کنندہ نے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے سامنے نمائندگی کی جس میں انہوں نے نشاندہی کی کہ وہ عدالت کے پہلے افسر تھے جنہوں نے ایس اے ایس امتحان میں کوالیفائی کیا تھا۔اس کی اہلیت اور تجربے کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ ماتحت عدالت کے کھاتوں کا آڈٹ کرنے کے مقصد سے سپرنٹنڈنٹ کے طور پر خدمات انجام دینے کا موقع دیا جانا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ وہ

واحد اہلکار ہیں جو یہ کام کرنے کے اہل ہیں اور درخواست کی کہ انہیں سپرنٹنڈنٹ بنا کر ان کی اہلیت اور تجربے کو تسلیم کیا جائے۔اس نمائندگی پر عدالت عالیہ کے چیف جسٹس نے غور کیا۔داخلی آڈٹ سیل میں اپیل کنندہ کی طرف سے کی جانے والی اہلیت اور بہترین کام کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ فیصلہ کیا گیا کہ اپیل کنندہ کو نوتشکیل شدہ عہدے کے بجائے باضابطہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر ترقی دی جائے، حالانکہ وہ معاونین کے کیڈر میں کئی دیگر افسران سے جونیئر تھا۔اس کے مطابق 9.2.1982 کے ایک دفتری حکم نامے کے ذریعے اپیل کنندہ کو 3.2.1982 کے اثر سے باضابطہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II (ایڈہاک بنیاد پر) کے طور پر ترقی دی گئی۔"ریمارکس" کالم میں اگر اس طرح بیان کیا گیا ہو:

"ایک نئے بنائے گئے عہدے کے خلاف جو کہ 3.2.1982 (قبل از وقت) سے اس کے زیر انتظام سینئر اسسٹنٹ کے ایک عہدے کو اس شرط کے ساتھ روک کر رکھا گیا ہے کہ اس کی ترقی پر وہ ان عہدیداروں سے سینئر نہیں سمجھا جائے گا جو بصورت دیگر عام سنیارٹی میں اس سے سینئر ہیں اور یہ کہ اسے صرف اپنی موجودہ ترقی کی وجہ سے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی کے لیے کوئی ترجیحی دعویٰ نہیں ہوگا۔

مئی 1982 میں اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے سامنے مزید نمائندگی کی جس کی تاریخ 20 مئی 1982 ہے۔اپیل کنندہ نے درخواست کی کہ اسے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے عہدے پر ترقی دی جائے۔اس نے نشاندہی کی کہ اپنے فرائض کے دوران اسے اپنے سے سینئر عہدوں پر فائز افراد کے کام اور کھاتوں کا معائنہ کرنا پڑتا تھا، جس سے کچھ شرمندگی ہو رہی تھی۔انہوں نے کہا کہ کام کی نوعیت اور ان کی ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے انہیں سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی دی جانی چاہیے تاکہ وہ عدالت عالیہ اور ماتحت عدالت عالیان کے اندرونی آڈٹ کو انجام دینے کے اپنے فرائض کو مؤثر طریقے سے انجام دے سکیں۔

اپیل کنندہ کی نمائندگی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے سامنے ایک آفس نوٹ کے ساتھ پیش کی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ اس کی نمائندگی کو سازگار سمجھا جاسکتا ہے اور اپیل کنندہ کے لیے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کا عہدہ بنایا جانا چاہیے۔تاہم، ان سے سینئر اہلکاروں کے مفادات کے تحفظ کے لیے، یہ سفارش کی گئی تھی کہ ایک شرط اسی طرح لگائی جانی چاہیے جو پہلے اس وقت لگائی گئی تھی جب انہیں خصوصی کیس کے طور پر سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔عدالت عالیہ کے چیف جسٹس نے اس سفارش کو قبول کر لیا۔20.12.1982 کے ایک دفتری حکم نامے کے ذریعے، اپیل کنندہ کو باضابطہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II سے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے عہدے پر ترقی دی گئی۔

"ریمارکس" کالم میں یہ اس طرح بیان کیا گیا تھا:

"اس کے لیے ایک نئی بنائی گئی پوسٹ کے خلاف۔اس کی تقرری اس شرط سے مشروط ہے کہ اس کی ترقی کی وجہ سے وہ عام سنیارٹی میں ان عہدیداروں سے سینئر نہیں سمجھا جائے گا اور محض اپنے موجودہ عہدے کی وجہ سے اس کا کوئی ترجیحی دعوی نہیں ہوگا۔"

لہذا، یہ دونوں ترقیاں خصوصی ترقیاں تھیں جو اپیل گزار کو اس کی خصوصی قابلیت اور خصوصی فرائض کی انجام دہی کے لیے دی جاتی تھیں جس کے لیے وہ موزوں تھا، اور ساتھ ہی اس کے بہترین ٹریک ریکارڈ کی وجہ سے بھی۔یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ جب اپیل کنندہ کو سینئر اسسٹنٹ سے آفیشیٹنگ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II میں ترقی دی گئی تھی تو وہ اسسٹنٹ کی سنیارٹی لسٹ میں سیریل نمبر 95 پر تھا۔اسی طرح، جس تاریخ کو انہیں سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی دی گئی تھی، وہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کی فہرست میں سب سے جونیئر تھے۔

1987 میں اپیل کنندہ نے ان شرائط کو معاف کرنے کی درخواست کی جو اس وقت ان پر عائد کی گئی تھیں جب انہیں سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر ترقی دی گئی تھی اور اس کے بعد سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر۔انہوں نے درخواست کی کہ انہیں سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II اور سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ان کی تقرری کی تاریخ سے سنیارٹی دی جائے۔اس بنیاد پر انہیں سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر سلیکشن گریڈ بھی دیا جانا چاہیے۔ 22.4.1987 کے "آفس جج" کے حکم سے اس نمائندگی کو مسترد کر دیا گیا اور عدالت عالیہ کے چیف جسٹس نے اس مسترد کی توثیق کی۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں 1987 کی دیوانی عرضی درخواست نمبر 5932 دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ اپیل کنندہ کو ترقی دیتے وقت لگائی گئی شرائط کو ختم کیا جائے، اسے سنیارٹی کے فائدے سے انکار کیا جائے اور اسے سنیارٹی، تصدیق اور سلیکشن گریڈ دیا جائے جس تاریخ سے اس کے جونیئرز کی تصدیق ہو چکی ہے اور مذکورہ عہدوں پر سلیکشن گریڈ اور دیگر ریلیف دیے گئے ہیں۔اس عرضی درخواست کو عدالت عالیہ نے خارج کر دیا ہے اور اس لیے اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

عدالت عالیہ (سروس کی شرائط) کے قواعد کا قاعدہ 8، دیگر باتوں کے ساتھ، مقرر کردہ مادی وقت پر، کہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ کے عہدے کے لیے ترقی کا طریقہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ II اور ریائزرز میں سے 5:1 کے تناسب سے "سنیارٹی کم میرٹ کی بنیاد پر انتخاب" تھا

قاعدہ 12 میں، دیگر باتوں کے ساتھ، تجویز کیا گیا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے عہدے پر ترقی معاونین میں سے "سنیارٹی-کم-میرٹ کی بنیاد پر انتخاب" کے ذریعے ہوتی ہے۔

قاعدہ 24 مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:

"عدالت عالیہ اسٹیبلشمنٹ میں ایک گریڈ سے اگلے درجے تک ترقی،سوائے ان معاملات کے جہاں مسابقتی امتحان مقرر کیا گیا ہو،انتخاب کے ذریعے ہوگی اور کسی کو بھی محض سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی کا دعوی کرنے کا حق نہیں ہوگا۔

قاعدہ 30 جو سنیارٹی سے متعلق ہے،فراہم کردہ، دیگر باتوں کے ساتھ، اسٹیبلشمنٹ میں ہر زمرے کے عہدوں کے لیے سنیارٹی کا الگ سے تعین کیا جائے گا اور تصدیق کی تاریخ تک سنیارٹی کا تعین مخصوص زمرے کے عہدوں میں مسلسل سروس کی مدت سے کیا جائے گا۔اسی زمرے کے اندر،سنیارٹی کا تعین مخصوص زمرے میں تصدیق کی تاریخ سے کیا جائے گا،قاعدہ 38 مندرجہ ذیل ہے:

"جہاں چیف جسٹس مطمئن ہو کہ کسی خاص معاملے میں کسی قاعدے کا عمل غیر مناسب مشکلات کا باعث بنتا ہے، وہ حکم کے ذریعے اس قاعدے کے تقاضوں کو اس حد تک ختم کر سکتا ہے یا اس میں نرمی کر سکتا ہے اور ایسی شرائط کے تابع ہو سکتا ہے جو وہ معاملے سے منصفانہ اور مساوی انداز میں نمٹنے کے لیے ضروری سمجھیں بشرطیکہ اس معاملے کو اس انداز میں نہیں نمٹا جائے جو متعلقہ افسر یا اہلکار کے لیے قواعد کے مطابق کم سازگار ہو۔

عام طور پر، اس لیے زیر بحث عہدوں پر ترقی سنیارٹی کم میرٹ کی بنیاد پر ہوتی ہے،اور کوئی شخص محض اپنی سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی کا دعوی کرنے کا حقدار نہیں ہے۔قاعدہ 30 جو سنیارٹی سے متعلق ہے مزید فراہم کرتا ہے کہ سنیارٹی ان ملازمین کے سلسلے میں مسلسل مدد ملازمت پر مبنی ہے جن کی تصدیق نہیں کی گئی ہے؛ جبکہ یہ ان ملازمین کے معاملے میں تصدیق کی تاریخ پر مبنی ہے جن کی تصدیق اس عہدے پر کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کی ترقی معمول کے مطابق نہیں تھی۔ یہ درخواستوں سے اور اس حقیقت سے بالکل واضح ہے کہ اپیل کنندہ کے لیے پہلے سپر نٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں اور پھر سپر نٹنڈنٹ گریڈ-I کے کیڈر میں ایک عہدہ خاص طور پر بنایا گیا تھا۔ یہ عدالت عالیہ کی خصوصی ضروریات اور اس حقیقت کی وجہ سے کیا گیا تھا کہ اپیل کنندہ واحد اہل شخص تھا جو عدالت عالیہ کی ان خصوصی ضروریات کو پورا کرنے اور داخلی حساب کتاب کی خصوصی ذمہ داریوں اور فرائض کو مناسب طریقے سے انجام دینے کی پوزیشن میں تھا۔معاونین کے کیڈر میں اپیل کنندہ کی سنیارٹی کو دیکھتے ہوئے یہ بھی واضح تھا کہ اپیل کنندہ کو جو ترقی دی گئی تھی اس سے کئی ایسے افراد کے لیے تعصب پیدا ہوگا جو معاونین کے کیڈر میں اپیل کنندہ سے سینئر تھے اور جنہیں شاید اپیل کنندہ سے پہلے سنیارٹی-کم-میرٹ کی بنیاد پر ترقی کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ یہ ان حالات میں تھا کہ چیف جسٹس نے قاعدہ 38 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ہدایت دی کہ اپیل کنندہ کے معاملے میں سنیارٹی کے

بارے میں عام اصول کا اطلاق نہیں کیا جانا چاہیے اور ان کی مذکورہ دو ترقیاں انہیں ان عہدیداروں سے سینئر نہیں بنائیں گی جو بصورت دیگر "جنرل سنیارٹی" میں ان سے سینئر تھے۔ اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے قواعد کے برخلاف اس شرط کو ہٹانے کی استدعا کی ہے۔ قاعدہ 38، تاہم، چیف جسٹس کو ایک خصوصی شرط عائد کرنے کا اختیار دیتا ہے جب کسی قاعدے کا اطلاق کسی خاص معاملے میں ناجائز مشکلات کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ شرط اپیل کنندہ کے معاملے میں عائد کی گئی تھی کیونکہ چیف جسٹس نے محسوس کیا کہ زیر بحث ترقی اور نچلے کیڈر میں اپیل کنندہ سے بزرگ افراد کے ساتھ منصفانہ اور مساوی انداز میں نمٹنے کے لیے، نچلے کیڈر میں رہنے والوں کی سنیارٹی کی حفاظت کے لیے ایسی شرط عائد کرنا ضروری تھا۔ پروموشن اس شرط کے تابع تھا اور اس لیے پروموشن اور منسلک شرط کو ڈی لنک نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بہت ہی خاص حالات میں تھا کہ اپیل کنندہ کو یہ دو ترقیاں دی گئیں جو اسے دوسری صورت میں نہیں ملتیں۔ بلاشبہ، اپیل کنندہ نے اپنے فرائض کو بہت قابل طریقے سے نبھایا تھا اور ایس اے ایس امتحان پاس کرنے کی اہلیت حاصل کرنے کے لیے خود کو بروئے کار لایا تھا جس کی وجہ سے وہ ان خصوصی فرائض کو انجام دینے کے قابل ہو گیا جو اسے عدالت عالیہ نے سونپے تھے۔ انہیں جو ترقی دی گئی وہ ان کی قابلیت اور اہلیت کے اعتراف میں تھی۔ اس کے ساتھ ہی، اگر چیف جسٹس اس باری سے باہر ترقی کے پیش نظر نچلے کیڈر میں دیگر افسران کی سنیارٹی کے تحفظ کے لیے کوئی شرط عائد کرنا مناسب سمجھتے ہیں، تو اس شرط کو غیر منصفانہ اور غیر معقول نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس لیے اسے اپیل کنندہ کے دعوے کے مطابق مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

اس شرط کے کیا مضمرات ہیں جو لگاتار دو بار عائد کی گئی تھی؟ اس وقت جب اپیل کنندہ کو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر ترقی دی گئی تھی، اپیل کنندہ معاونین کی سنیارٹی لسٹ میں 95 ویں نمبر پر تھا۔ لہٰذا، یہ شرط کہ اس کی ترقی پر، وہ ان عہدیداروں سے سینئر نہیں سمجھا جائے گا جو بصورت دیگر "عام سنیارٹی" میں اس سے سینئر ہیں، ان تمام عہدیداروں کے لیے قابل ذکر ہو گا جو سنیارٹی کی فہرست میں اپیل کنندہ سے سینئر تھے۔ یہ معاونین، جب بھی سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر ترقی پائیں گے، اپیل کنندہ سے اوپر ہوں گے حالانکہ اپیل کنندہ کو ان سے پہلے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔ ظاہر ہے، شرائط اس وقت تک کام کریں گی جب تک اپیل کنندہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں رہے گا۔ بصورت دیگر مذکورہ کیڈر میں اپیل کنندہ اور دیگر کے درمیان بین سنیارٹی کا سوال پیدا نہیں ہو گا اور قاعدہ 30 کے مطابق، ہر کیڈر کے لیے الگ سنیارٹی ہے۔

اس کے بعد، دسمبر 1982 میں اپیل کنندہ کو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی دی گئی۔ یہ ترقی اس

شرط سے بھی مشروط تھی کہ وہ "عام سنیارٹی" میں اپنے سے سینئر عہدیداروں سے سینئر نہیں سمجھا جائے گا۔ اس مثال میں، اپیل کنندہ کو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II سے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I میں ترقی دی جا رہی تھی۔ اس لیے اس شرط میں سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں اپیل کنندہ کی سنیارٹی کا حوالہ ہے جس سے اسے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔ اپیل کنندہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں سب سے جونیئر تھا۔ لہذا، وہ تمام افراد جو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں اپیل کنندہ سے سینئر تھے- ہر کیڈر کے لیے ایک علیحدہ سنیارٹی لسٹ ہوگی- سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی پر، سنیارٹی میں اپیل کنندہ سے اوپر ہوگا حالانکہ اسے پہلے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے پروموشنل عہدے کے لیے، دوسروں کی سنیارٹی کے تحفظ کے مقصد سے، ایک ہی کیڈر میں موجود عہدیداروں کے ساتھ ساتھ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے نچلے گریڈ میں اپیل کنندہ کے عہدے کو دیکھنا ہوگا جو ترقی ہے۔ لہذا، سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے عہدے پر ترقی کی صورت میں، کسی کو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کی سنیارٹی لسٹ میں جانا پڑتا ہے۔ وہ تمام افراد جو اس وقت سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں اپیل کنندہ سے آگے تھے جب انہیں سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی دی گئی تھی، سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ان کی ترقی پر، اپیل کنندہ سے اوپر اپنی سنیارٹی برقرار رکھیں گے۔ لہذا، جواب دہندگان کا یہ دعوی کرنا درست نہیں ہے کہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے کیڈر میں سنیارٹی کے مقصد کے لیے بھی، اپیل کنندہ ان معاونین میں سب سے نیچے کا درجہ حاصل کرے گا جو اس وقت ان سے سینئر تھے جب انہیں سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔ عام سنیارٹی جس کا حوالہ ہر قدم پر لگائی گئی شرط میں دیا جاتا ہے وہ کیڈر میں عمومی سنیارٹی ہے جس سے زیر بحث عہدے پر ترقی دی جاتی ہے۔ یہ اس کیڈر میں عمومی سنیارٹی سے آگے نہیں جا سکتا جس سے ترقی کی جاتی ہے۔ کیڈر سے باہر نچلے کیڈر میں کوئی بھی پچھلی سنیارٹی جس سے ترقی دی جاتی ہے مختلف یا متضاد ہو سکتی ہے اور اس مقصد کے لیے غیر متعلقہ ہوگی۔ لہذا، صرف وہ افراد جو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے کیڈر میں اپیل کنندہ سے اوپر سنیارٹی کا دعوی کرنے کے حقدار ہیں، وہ افراد ہیں جو اس وقت اپیل کنندہ کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے عہدے پر فائز تھے جب اپیل کنندہ کو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی دی گئی تھی اور جو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں اپیل کنندہ سے سینئر تھے۔ یہ ان کی سنیارٹی ہے جو اس شرط سے محفوظ ہے جو مدعا علیہ نمبر 1 کے ذریعہ ترقی کے حکم میں عائد کی گئی ہے۔

اس خصوصی شرط اور قاعدہ 38 کے تحت اختیارات کے استعمال کا جواز مادی وقت پر عدالت عالیہ کے خصوصی تقاضوں اور اس حقیقت میں مضمر ہے کہ اپیل کنندہ اپنی صلاحیت اور اہلیت کی بنا پر ان تقاضوں کو پورا

کرنے کے لیے خاص طور پر موزوں تھا۔اس طرح کی خصوصی شرط صرف اس صورت میں عائد کی جاسکتی ہے جب خصوصی 1 حالات ہوں جوخصوصی ترقی کی ضمانت دیتے ہیں۔اس طرح عائد کی گئی شرط کواپیل کنندہ کی مستقبل کی تمام ترقیوں کے سلسلے میں ہر وقت جاری رہنے کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا۔اس طرح کی تشریح اس شرط کو مشکل بنادے گی اور قاعدہ 38 کے ذریعے دیے گئے اختیارات سے بھی باہر کردے گی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ قاعدہ 38 میں اس بات کی شرط ہے کہ اس معاملے کو متعلقہ افسر کے لیے قواعد کے مطابق کم سازگار انداز میں نہیں نمٹا جاسکتا۔مستقبل کی ترقیاں جو متعلقہ قواعد میں طے شدہ انتخاب کے اصول کو لاگو کرکے معمول کے مطابق کی جاتی ہیں، ایسی کسی بھی شرط کے نفاذ کی ضمانت نہیں دیتی ہیں۔یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جب ترقی میرٹ کے ساتھ ساتھ سنیارٹی کی بنیاد پر ہوتی ہے، تو یہ ممکن ہے کہ ایک جونیئر جو اپنے سینئر سے زیادہ ہونہار ہو، اسے اپنے سینئر سے زیادہ ترقی دی جائے۔ایسی صورت حال میں جس جونیئر کو ترقی دی جاتی ہے وہ پروموشنل عہدے میں اپنے سابقہ سینئر کے مقابلے میں سینئر کے طور پر درجہ بندی کرے گا جسے بعد کی تاریخ میں ترقی دی جاسکتی ہے۔صرف اس وجہ سے کہ وہ شخص نچلے کیڈر میں سینئر تھا، ایک جونیئر جو زیادہ ہونہار ہے اور جس نے پہلے ترقی حاصل کی ہے اسے سنیارٹی کے عام قوانین کے تحت اپنی سنیارٹی سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔درحقیقت، بھاری ذمہ داریوں والے اعلی عہدوں کے لیے میرٹ ایک بہت اہم غور ہے۔کسی بھی ادارے کی کارکردگی اور مناسب کام کاج کا انحصار ذمہ داری کے عہدوں کے لیے قابل اور ذمہ دار لوگوں کے انتخاب پر ہوتا ہے۔ترقی کا عمل ایسے شخص کے لے سازگار ہونا چاہے جو دارے میں اختیار کے عہدوں تک پہنچنے۔

لہذا اپیل کنندہ کی اپیل، جہاں تک اپیل کنندہ اس وقت اپنی سنیارٹی سے متعلق لگائی گئی شرط کو ہٹانے کی کوشش کرتا ہے جب اسے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II اور سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر اپیل کنندہ کی سنیارٹی کا تعین عائد کردہ شرط کے مطابق کیا جائے گا۔لہذا، وہ تمام افراد جنہیں معاونین کے کیڈر سے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے طور پر ترقی دی گئی ہے، وہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں اپیل کنندہ سے اوپر سنیارٹی میں ہوں گے اگر وہ معاونین کے کیڈر میں اپیل کنندہ سے سینئر تھے۔یہ، یقیناً، بشرطیکہ ایسے بزرگوں کی ترقی کے وقت، اپیل کنندہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں بھی ہو۔بصورت دیگر انہیں سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں اپیل کنندہ سے اوپر رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اسی طرح، سپرنٹنڈنٹ گریڈ I کے کیڈر میں وہ تمام افراد جنہیں سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر سے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی دی گئی ہے، جو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں اپیل کنندہ سے سینئر

تھے، سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے کیڈر میں اپیل کنندہ سے آگے ہوں گے اور جب ایسے بزرگوں کو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے کیڈر میں ترقی دی جائے گی۔ ایک بار پھر یہ ہنگامی صورتحال صرف اس طرح کی ترقی کی صورت میں پیدا ہوگی جب اپیل کنندہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے کیڈر میں ہے۔ اگر کسی وجہ سے اپیل کنندہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے کیڈر میں اس وقت نہیں ہے جب سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے کیڈر میں اس کے سینئرز کو ترقی دی جاتی ہے، ان کے اپیل کنندہ سے اوپر رکھے جانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اگر سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کے ساتھ ساتھ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے کیڈر میں اپیل کنندہ کی سنیارٹی کے تعین کی بنیاد پر، اپیل کنندہ اپنی سنیارٹی کی وجہ سے سلیکشن گریڈ کا حقدار بن جاتا ہے، تو اسے سلیکشن گریڈ دیا جائے گا۔ اگر سنیارٹی لسٹ میں اس کی پوزیشن سلیکشن گریڈ کی منظوری کی ضمانت نہیں دیتی ہے، تو وہ اپیل کنندہ کو نہیں دی جائے گی۔ ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ سلیکشن گریڈ کی گرانٹ مکمل طور پر متعلقہ کیڈر کی سنیارٹی فہرست میں مقام پر منحصر ہے۔ ان ہدایات کے ساتھ، اپیل کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ تاہم اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ایس۔ایچ۔

اپیل نمٹا دی گئی۔